آیا صوفیا

تاریخی پس منظر

مفتی محمد تقی عثمانی

اردو چینل
www.urduchannel.in

www.urduchannel.in

جہانِ دیدہ

محمد تقی عثمانی

مکتبہ معارف القرآن کراچی ۱۴
(Quranic Studies Publishers)

www.urduchannel.in

سلطان محمدؐ فاتح
کے شہر میں

(استنبول، ترکی)

رجب سنہ ۱۴۰۶ھ مارچ سنہ ۱۹۸۶ء

www.urduchannel.in

آیا صوفیا:

آیا صوفیا سلطان محمد فاتح کے ہاتھوں قسطنطنیہ کے فتح ہونے تک عیسائیوں کا دُوسرا بڑا مذہبی مرکز بنا رہا ہے۔ تقریباً پانچویں صدی عیسوی سے عیسائی دُنیا دو بڑی سلطنتوں میں تقسیم ہوگئی تھی، ایک سلطنت مشرق میں تھی جس کا پایۂ تخت قسطنطنیہ تھا، اور اس میں بلقان، یونان، ایشیائے کوچک، شام، مصر اور حبشہ وغیرہ کے علاقے شامل تھے، اور وہاں کا سب سے بڑا مذہبی پیشوا بطریرک (Patriarch) کہلاتا تھا۔

www.urduchannel.in

اور دوسری سلطنت مغرب میں تھی جس کا مرکز رُوم (اٹلی) تھا۔ یورپ کا بیشتر علاقہ اسی کے زیرِ نگیں تھا، اور یہاں کا مذہبی پیشوا پوپ یا پاپا کہلاتا تھا۔ ان دونوں سلطنتوں میں ہمیشہ سیاسی اختلافات کے علاوہ مذہبی اور فرقہ وارانہ اختلافات جاری رہے، مغربی سلطنت جس کا مرکز رومؔ تھا، رومن کیتھولک فرقے کی تھی، اور ان کا کلیسا رومن کیتھولک چرچ کہلاتا تھا، اور مشرقی سلطنت کے کلیسا کو "دی ہولی آرتھوڈوکس چرچ" کہا جاتا تھا۔ "آیا صوفیا" کا یہ کلیسا آرتھوڈوکس چرچ کا عالمی مرکز تھا، اور اس چرچ کا سربراہ جو بطریرک یا "پیٹریارک" کہلاتا تھا، یہیں پر مقیم تھا۔ لہٰذا آدھی عیسائی دُنیا اس کلیسا کو اپنی مقدس ترین عبادت گاہ سمجھا کرتی تھی۔

رومؔ اور قسطنطنیہ کے ان دونوں کلیساؤں میں "آیا صوفیا" اس لحاظ سے رُومؔ کے کلیسا پر فائق تھا کہ یہ روم کے کلیسا کے مقابلے میں زیادہ قدیم تھا۔ اس کی بُنیاد تیسری صدی عیسوی میں اسی رُومی بادشاہ قسطنطین نے ڈالی تھی جو رومؔ کا پہلا عیسائی بادشاہ تھا، اور جس کے نام پر اس شہر کا نام بیزنطیہ سے قسطنطنیہ رکھا گیا۔

قسطنطین نے اس جگہ ۳۶۰ء میں ایک لکڑی کا بنا ہُوا کلیسا تعمیر کیا تھا۔ چھٹی صدی میں یہ کلیسا جل گیا تو اسی جگہ قیصر جسٹینین نے ۵۳۲ء میں اسے پختہ تعمیر کرنا شروع کیا، اور اس کی تعمیر پانچ سال دس مہینے میں مکمل ہوئی۔ دس ہزار معمار اس کی تعمیر میں مصروف رہے، اور اس پر دس لاکھ پونڈ خرچ آیا۔ اس کی تعمیر میں قیصرؔ نے دُنیا کے متنوع سنگِ مرمر استعمال کیے، چنانچہ فریجیا کا سفید، لکونیا کا سبز، لبیا کا نیلا، سلٹک کا سیاہ اور باسفورس کا سیاہ دھاری والا سنگِ مرمر، مصر کا سنگ ستارہ اور سنگ سماق منگوا کر اس میں استعمال کیا۔ تعمیر میں دُنیا کے خاص مسالے استعمال کیے گئے۔ دُنیا بھر کے کلیساؤں نے اس کی تعمیر میں بہت سے نوادر نذرانے کے طور پر پیش کیے، اور روایت ہے کہ جب جسٹینین اس کی تکمیل کے بعد پہلی بار اس میں داخل ہُوا تو اس نے کہا کہ: "سلیمان! میں تم پر سبقت لے گیا۔"[1]

---

[1] حضرت سلیمان علیہ السّلام نے بیت المقدس تعمیر کیا تھا، اس گستاخانہ جملے میں اسی واقعے کی طرف اشارہ ہے، گویا "آیا صوفیا" اپنی شان میں (معاذ اللہ) بیت المقدس سے بھی بازی لے گیا۔

www.urduchannel.in

تقریباً ایک ہزار سال تک یہ عمارت، کلیسا کے طور پر ہی نہیں بلکہ پورے عالم عیسائیت کے مذہبی اور رُوحانی مرکز کے طور پر استعمال ہوتی رہی۔ عیسائیوں کا عقیدہ یہ تھا کہ یہ کلیسا کبھی عیسائیوں کے قبضے سے نہیں نکلے گا، اور اس کے ساتھ عیسائیوں کی جذباتی وابستگی کا عالم یہ ہے کہ اس کو ان کے قبضے سے نکلے ہُوئے اب صدیاں گذر گئی ہیں، لیکن "آرتھوڈوکس چرچ" کا سربراہ اب تک اپنے نام کے ساتھ "سربراہِ کلیسائے قسطنطنیہ"

(The Head of the Church of the Constantinople)

لکھتا آیا ہے۔

جب سلطان محمد فاتح کی فوجیں قسطنطنیہ میں داخل ہونے لگیں، اور فوجی اعتبار سے بازنطینیوں کو شکست ہوگئی تو شہر کے مذہبی رہنماؤں اور راسخ العقیدہ عیسائیوں نے اسی کلیسا میں اس خیال سے پناہ لے لی تھی کہ کم از کم اس عمارت پر دشمن قبضہ نہیں جما سکتا، مشہور انگریز مؤرخ ایڈورڈ گبن اس منظر کی نقشہ کشی کرتے ہُوئے لکھتا ہے:۔

"گرجا کی تمام زمینی اور بالائی گیلریاں باپوں، شوہروں، عورتوں، بچوں، پادریوں، راہبوں اور کنواری ننوں کی بھیڑ سے بھر گئی تھیں، کلیسا کے دروازوں کے اندر اتنا ہجوم تھا کہ ان میں داخلہ ممکن نہ رہا تھا۔ یہ سب لوگ اُس "مقدس گنبد" کے سائے میں تحفظ تلاش کر رہے تھے جسے وہ زمانہ دراز سے ایک ملاءِ اعلیٰ کی لاہوتی عمارت سمجھتے آئے تھے، اُن کے اس اعتقاد کی بنیاد ایک جوشیلے یا افترا پرداز عیسائی کے ایک الہام پر تھی جس نے یہ بشارت دی تھی کہ ایک دن تُرک قوم کے لوگ قسطنطنیہ میں داخل ہو جائینگے اور رومیوں کا تعاقب کرتے کرتے سینٹ صوفیا کے گرجا کے سامنے اس ستون تک پہنچ جائیں گے جو شاہ قسطنطین کے نام سے منسوب ہے، لیکن بس یہی ان کے مصائب کا نقطۂ آغاز ہوگا، کیونکہ اس موقع پر آسمان سے ایک فرشتہ ہاتھ میں تلوار لیئے نازل ہوگا، اور اس آسمانی ہتھیار کے ذریعے سلطنت ایک ایسے غریب آدمی کے حوالے کر دے گا جو اس

www.urduchannel.in

وقت اس ستون کے پاس بیٹھا ہوگا، فرشتہ اس شخص سے کہے گا :
"یہ تلوار پکڑو، اور اس سے اللہ والوں کا انتقام لو" بس اس حیات آفریں جملے کو سُنتے ہی تُرک فوراً بھاگ کھڑے ہوں گے اور رومی فتحیاب ہو کر تُرکوں کو مغرب اور اناطولیہ سے ایران کی سرحدوں تک بھگا دیں گے" [۱]

لیکن تُرک اس ستون سے بھی آگے بڑھ کر سینٹ صوفیا کے دروازے تک پہنچ گئے، نہ کوئی فرشتہ آسمان سے نازل ہُوا، اور نہ رُومیوں کی شکست فتح میں تبدیل ہوئی۔ کلیسا میں جمع عیسائیوں کا ہجوم آخر وقت تک کسی غیبی امداد کا منتظر رہا، یہاں تک کہ اِس کلیسا کے بارے میں یہ طلسماتی یا اعتقادی توہمات سُلطان محمد فاتح کے ہاتھوں ہمیشہ کے لیے خاک میں مِل گئے۔

فتح کے دن فجر کے بعد سلطان محمد فاتح نے یہ اعلان کیا تھا کہ "انشاء اللہ ہم ظہر کی نماز آیا صوفیا میں ادا کریں گے" چنانچہ اللہ تعالیٰ نے اُس کے اس اعلان کی لاج رکھی اور اس سرزمین پر پہلی نماز ظہر اسی عمارت میں ادا کی گئی، اور اس کے بعد پہلا جُمعہ بھی یہیں پڑھا گیا۔

سُلطان محمد فاتح نے اس کلیسا کو مسجد بنا دیا [۲] اُس کی دیواروں سے تصویریں مٹا دی گئی تھیں اور محراب قبلہ رُخ کر دی گئی تھی، سُلطان نے اس کے میناروں میں بھی اضافہ کر دیا تھا، اس کے بعد یہ مسجد "جامع آیا صوفیا" کے نام سے مشہور ہو گئی تھی، اور اس میں تقریباً پانچ سو سال تک پنجوقتہ جماعت ہوتی رہی۔ لیکن خلافت کے خاتمے

---

[۱] The Decline and Fall of the Roman Empire (abridged) P. 686, 687

[۲] قسطنطنیہ چونکہ سلطان کی طرف سے صلح کی پیشکش کے باوجود بزورِ شمشیر فتح ہُوا تھا، اس لیے مسلمان ان کلیساؤں کو باقی رکھنے کے پابند نہ تھے، خاص طور سے آیا صوفیا کے ساتھ جو باطل مذہبی توہمات وابستہ تھے انہیں ہمیشہ کے لیے ختم کرنے کے لیے بھی سلطان نے یہ اقدام کیا ہوگا۔

حاشیہ اضافہ

www.urduchannel.in

کے بعد جب مصطفٰے کمال پاشا کا زمانہ آیا تو اُس نے اِس مسجد میں نماز بند کرکے اُسے ایک میوزیم (عجائب گھر) بنا دیا۔ اور یہ بھی استنبول کے کمالی دَور کا ایک المیہ ہے کہ آج تک یہ مسجد ایک میوزیم بنی ہوئی ہے۔ جہاں ہر وقت غیر ملکی سیّاح گھومتے رہتے ہیں۔
اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔

آیا صوفیا کے سامنے ایک خوبصورت چمن ہے، ہم اس سے گذر کر اس کے مرکزی دروازے پر پہنچے، دروازے کے دونوں طرف وہ پتھر نصب ہیں جہاں پہرہ دار کھڑے ہوتے تھے۔ صدیوں تک ہمہ وقت دو مسلّح افراد کے کھڑے ہونے سے ان پتھروں کے بیچ میں گڑھے پڑے ہوئے ہیں جو واضح نظر آتے ہیں۔

اندر داخل ہوئے تو ایک وسیع و عریض ہال نظر آیا جو تقریباً مربع شکل کا ہے، اس کی وسعت غلام گردش اور محراب کو چھوڑ کر جنوباً شمالاً ۲۳۵ فیٹ ہے۔ بیچ کے گنبد کا قطر ۱۰۷ فیٹ اور چھت کی اُونچائی ۱۸۵ فیٹ ہے۔ پوری عمارت میں ۱۰۷ استون ہیں۔ چاروں کونوں پر مسلمانوں نے چھ ڈھالوں پر اللّٰہؐ، محمّدؐ، ابوبکرؓ، عمرؓ، عثمانؓ اور علیؓ نہایت خوشخط لکھ کر لگایا ہُوا ہے۔ مسجدوں میں ان اسماء گرامی کی تختیاں آویزاں کرنے کا طریقہ ترکی کی بیشتر مساجد میں نظر آتا ہے۔

اس عمارت میں داخل ہو کر یہ تأثر دل و دماغ پر محیط رہا کہ اس خاک پر نہ جانے کتنے مُسلمان صدیوں تک اپنے مالک کو سجدے کرتے رہے ہیں ؎

پوشیدہ تری خاک میں سجدوں کے نشاں ہیں
خاموش اذانیں ہیں تری بادِ سحر میں

کمال اتاترک نے اپنے مزعومہ "اصلاحی اقدامات" کے ذریعے اس مسجد کو نہ صرف محض ایک سیرگاہ بنا کر چھوڑا، بلکہ یہاں نماز پڑھنا قانوناً ممنوع کر دیا۔ اگرچہ اتاترک کے وقت سے یہاں سیّاحوں کو انفرادی نماز پڑھنے کی بھی اجازت نہیں تھی، لیکن اب یہ پابندی رفتہ رفتہ ڈھیلی ہو رہی ہے، چنانچہ ہم نے عصر کی نماز یہیں پر ادا کی اور ہمیں کسی نے کچھ نہیں کہا۔

www.urduchannel.in

آیا صوفیا سے باہر نکل کر ہم واپس ہوٹل لوٹ آئے ۔